سبیہ منیزہ احمد

اسلامیات مکمل نصاب جائزہ

کثیر الانتخابی سوالات

۱) ۲۳ (23) سال	۱۱) کفارہ
۲) کل حفاظ کی شہادت	۱۲) زندگی اور رزق میں برکت
۳) حضرت ابو بکرؓ	۱۳) حرام ذرائع
۴) عبادت کا حق	۱۴) قرآن کو مضبوطی سے تھامنا
۵) حدیث	۱۵) اخلاقی زوال
۶) قریش اور ان کے اتحادی	۱۶) نقل و حرکت کی پابندی
۷) ۸ ہجری	۱۷) ہمیشہ زندہ رہنے والا
۸) حکمتِ عملی	۱۸) انصاف کرنے والا
۹) مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے	۱۹) صدقۂ جاریہ
۱۰) 12 ہزار	۲۰) وفد عذرہ

Scanned with CamScanner

سیدہ منیزہ احمد

ISLAMIAT COMPULSORY SSC PART - I (09th)

Inclusive Scheme of Studies 2024 (1200 Marks)

وفاقی متوسط و ثانوی تعلیمی بورڈ۔ اسلام آباد

FEDERAL BOARD OF INTERMEDIATE & SECONDARY EDUCATION, ISLAMABAD

Roll Number

Name of Examination: SSC-I

Subject/Paper: اسلامیات

Date: ۳۱-۱-۲۰۲۵ء

Sig. of Dy. Supdt. ____________

نوٹ:
(i) اپنے جوابات (سوالات اور جزکے لئے) مختص جگہ پر تحریر کریں۔
(ii) جس پارٹ میں "OR" دیا گیا ہے اس پارٹ میں کسی ایک سوال کا جواب دینا ہے۔
(iii) بورڈ کے قوانین کے تحت کاپی کے اندر اپنا نام، رول نمبر لکھنا یا کوئی شناختی علامت بنانا سخت منع اور مستوجب سزا ہے۔

CAUTION :
(i). Answer the Question/(Part) at the space specified.
(ii). Attempt only one part where "OR" option is given.
(iii) Do not write your name, Roll number or any identification mark anywhere in the Answer Book except at the specified place, as it is punishable under Board rules.

FOR USE OF EXAMINERS ONLY

Question No.	Marks obtained
1	
2	
3	
4	
5	
6	
Total	

Sig. of Head Examiner ____________

Sig. of Asstt. to Head Examiner ____________

Sig. of Sub Examiner ____________

Total marks in words: ____________

CUTTING LINE

Scanned with CamScanner

اپنے جوابات (سوالات اور جز کے لئے) مختص جگہ پر تحریر کریں۔
Answer the Question/(Part) at the space specified.
حصہ (دوئم)

Q.No 2 (i) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد قرآن کی تدوین سوال نمبر 2 (i)

قرآن مجید کی تدوین:

قرآن مجید کی تدوین سے مراد ہے کہ قرآن مجید کو جمع کرنا اور کتابی شکل دینا۔ عہدِ رسالت میں ہی قرآن مجید کی جمع و تدوین کا آغاز ہوگیا تھا۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد قرآن کی تدوین:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں جنگِ یمامہ میں کئی حفاظ کرام شہید ہوئے۔ اگر ایسے ہی حفاظ کرام شہید ہوتے تو قرآن کے کسی حصے کے ضائع ہونے کا خطرہ تھا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کے مشورے پر حضرت زید بن ثابت (بن قیس) کو قرآن کی جمع و تدوین کا حکم دیا۔

Q.No 2 (ii) توحید کی تعریف - از نظر قرآن سوال نمبر 2 (ii)

توحید کی تعریف:

توحید لفظ "وحد" سے نکلا ہے جس کے معانی یکتا جاننے کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں توحید سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ربوبیت، الوہیت اور اسماء و صفات میں واحد و یکتا ماننا ہے۔ یہ اسلام کا سب سے اہم عقیدہ ہے۔ اس کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔

قرآنی حوالہ:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

"آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرما دیجیے اللہ ایک ہے (جو) وہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ کسی کا بیٹا۔ کوئی اس کے برابر نہیں ہے۔" (الاخلاص: ۱-۴)

CUTTING LINE

Scanned with CamScanner

Q.No 2 (iii)

اپنے جوابات (سوالات اور جز کے لیے) مختص جگہ پر تحریر کریں۔
Answer the Question/(Part) at the space specified.
حصہ (دوم)

سوال نمبر 2 (iii)

قرآن کی تاریخ میں حضرت زید بن ثابت کا کردار

قرآن مجید کی جمع و تدوین:

قرآن پاک کی جمع و تدوین کا مطلب ہے قرآن کو جمع کر کے کتابی شکل دینا ہے۔ عہدِ رسالت ہی میں قرآن کی جمع و تدوین کا آغاز ہو گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں قرآن کی تدوین کی ضرورت ہوئی۔

حضرت زید بن ثابت کا کردار:

جب جنگِ یمامہ میں سینکڑوں حفاظ کرام شہید ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کے مشورے پر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو قرآن کی تدوین کی ذمہ داری سونپی۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی قائم کمیٹی نے قرآن مجید کا نسخہ تیار کیا جو حضرت ابوبکر، حضرت عمر فاروق اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہا۔

Q.No 2 (iv)

سوال نمبر 2 (iv)

فتح مکہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنوں کے ساتھ پالیسی

تعارف: فتح مکہ ۸ ہجری کو پیش آئی جب قریش کا حلیف (وا) قبیلہ بنو بکر نے مسلمانوں کے حلیف قبیلے (بنو خزاعہ) پر حملہ کیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنوں سے پالیسی: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ بچوں اور عورتوں پر تلوار نہ اٹھائی جائے، جو لوگ ہتھیار ڈال دیں یا گھر کا دروازہ بند کریں ان کے لیے امان ہے، جو ابو سفیان کے گھر میں قیام کرے، اس کے لیے امن ہے۔ فتح کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عام معافی کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا: آج میں تمہارے ساتھ اسی سلوک کا اعلان کرتا ہوں جو میرے بھائی یوسف (علیہ السلام) نے اپنے بھائیوں کے ساتھ کیا۔ جاؤ، آج تم سب آزاد ہو، تم سے کوئی باز پرس نہیں کی جائے گی۔ اس سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا عفو و درگزر ظاہر ہوتا ہے۔

CUTTING LINE

EnglishKeys Academy

Scanned with CamScanner

اپنے جوابات (سوالات اور جز کے لئے) مختص جگہ پر تحریر کریں۔

Answer the Question/(Part) at the space specified.

حصہ دوم

Q.No 2 (v) جھوٹ - سماجی طور پر تباہ کن (v) سوال نمبر 2

تعارف:

جھوٹ سے مراد ایسی بات ہے جو کسی کو دھوکہ دینے کے غرض سے کہی جائے اور وہ حقیقت کے برعکس ہو۔ جھوٹ اسلام میں قطعی طور پر حرام ہے۔ مومن بخیل ہو سکتا ہے لیکن جھوٹا نہیں ہو سکتا۔

جھوٹ (سماجی طور پر تباہ کن):

اسلام میں جھوٹ کو سماجی طور پر تباہ کن اسی لیے قرار دیا گیا ہے کیونکہ جھوٹ کے معاشرے پر بہت برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جھوٹ سے معاشرے میں بد اعتمادی کو فروغ ملتا ہے۔ معاشرے میں بدامنی فروغ پاتی ہے۔ انتشار پھیلتا ہے اور معاشرہ اخلاقی برائیوں کا شکار ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے "معاشرہ" اللہ تعالیٰ کے عذاب کا مستحق ہوتا ہے اور ترقی نہیں کر پاتا۔

Q.No 2 (vi) یمین منعقدہ (vi) سوال نمبر 2

یمین سے مراد:

یمین قسم کو کہا جاتا ہے۔ اس سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر پختہ عزم کرنا۔

یمینِ منعقدہ:

یمینِ منعقدہ کو ارادی قسم بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ قسم ہوتی ہے جس میں انسان مستقبل میں کسی کام کے انجام دینے کا پختہ عزم کرتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص یہ قسم کھائے کہ وہ آئندہ کبھی جھوٹ نہیں بولے گا۔ اس قسم کو توڑنے پر کفارہ ادا کرنا ہوتا ہے۔ قسم کا کفارہ ہوتا ہے دس مسکینوں کو کھانا کھلانا، یا کپڑے پہنانا، ایک غلام آزاد کرنا اور اگر ان میں سے کوئی بھی نہ ہو سکے تو مسلسل تین دن کے روزے رکھنا۔

CUTTING LINE

EnglishKeysAcademy

Scanned with CamScanner

اپنے جوابات (سوالات اور جز کے لیے) مختص جگہ پر تحریر کریں۔
Answer the Question/(Part) at the space specified.
حصہ (دوم)

Q.No 2 (vii) قطع رحمی کے نقصانات سوال نمبر 2 (vii)

قطع رحمی سے مراد:
قطع رحمی صلہ رحمی کی ضد ہے۔ اس سے مراد ہے رشتہ داروں سے تعلق توڑنا ہے جو صلہ رحمی کے برعکس ہے۔

قطع رحمی کے معاشرتی نقصانات:
قطع رحمی سے معاشرے پر بہت سے منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے قطع رحمی سے معاشرے میں بدامنی پھیلتی ہے اور نفرت کی دیواریں کھڑی ہو جاتی ہیں۔ بداعتمادی اور انتشار جیسے منفی رجحانات فروغ پاتے ہیں۔ لوگ ایک دوسرے سے حسد کرنے لگتے ہیں اور اخلاقی برائیاں جنم لیتی ہیں جو معاشرتی زوال کا سبب بنتا ہے۔

Q.No 2 (viii) امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی تعارف سوال نمبر 2 (viii)

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۳۸ ہجری میں پیدا ہوئے۔

نام، کنیت اور القابات:
امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا نام علی اور کنیت ابوالحسن ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے القابات زین العابدین (عبادت گزاروں کی زینت) اور سید الساجدین (کثرت سے سجدہ کرنے والے) ہیں۔

تربیت:
آپ رضی اللہ عنہ نے دو سال حضرت علی المرتضیٰ، دس سال امام حسن اور تئیس سال امام حسین رضی اللہ عنہ کی تربیت میں گزارے۔

نمایاں اوصاف:
آپ رضی اللہ عنہ نہایت نیک، عبادت گزار تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا علمی مرتبہ بہت بلند ہے۔

CUTTING LINE

Scanned with CamScanner

اپنے جوابات (سوالات اور جزے کے لیے) مختص جگہ پر تحریر کریں۔
Answer the Question/(Part) at the space specified.
حصہ (دوئم)

Q.No 2 (ix) ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ کی علمی خدمات سوال نمبر 2 (ix)

تعارف:

ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ کا شمار مشہور و معروف علماء و مفکرین میں ہوتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا نام محمد بن علی تھا اور لقب محی الدین تھا۔

علمی خدمات:

ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ کی علمی خدمات قابلِ تحسین ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی تصانیف ۸۰۰ ہیں جن میں سے صرف ۱۰۰ محفوظ ہیں۔ ان کے موضوعات زیادہ تر تصوّف، حدیث، تفسیر، سیرت اور ادب پر مشتمل تھے۔

ابن عربی کی ادبی و علمی خدمات میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کی صوفیانہ شاعری شاعری بھی شامل ہے۔

Q.No 2 (x) وفدِ نجران کی مدینہ آمد کا احوال سوال نمبر 2 (x)

تعارف:

۹ ہجری کو عام الوفود کہا جاتا ہے کیوں کہ اس سال بارگاہِ رسالت میں بہت سے وفود حاضر ہوئے۔

وفدِ نجران کی مدینہ آمد کا احوال:

وفدِ نجران کُل ساٹھ (۶۵) افراد پر مشتمل وفد تھا۔ اس میں ۱۴ بڑے سردار شامل تھے۔

اس وفد کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر ملی تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے آئے۔ اس وفد کو ان کی عبادت کرنے کی اجازت دی گئی۔ یہ وفد اپنے مذہب (مسیحیت) پر دلائل دینا شروع ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے مباہلہ کرنے والے تھے لیکن انہوں نے جزیہ ادا کر دیا۔

CUTTING LINE

EnglishKeys Academy

Scanned with CamScanner

نیچے دیے گئے سوالات (سوالات نمبر) کے لیے مختص جگہ پر تحریر کریں۔

Answer the Question(Part) at the space specified

حصہ (دوم)

Q.No 2 (xi) پڑوسیوں کے بارے میں اسلامی اصول سوال نمبر 2 (xi)

تعارف:

حقوق العباد میں والدین، بہن بھائی اور رشتہ داروں کے حقوق کے ساتھ پڑوسیوں (ہمسائیوں) کے بھی حقوق شامل ہیں۔

اسلامی اصول:

پڑوسیوں کے بارے میں کئی اسلامی اصول ہیں۔

1) پڑوسیوں سے سلام میں پہل کریں۔

2) پڑوسیوں کے حقوق ادا کریں۔

3) خوشی و غمی میں ان کے ساتھ شریک ہوں۔

4) بیماری میں ان کا خیال رکھیں۔

5) ان کی غیر موجودگی میں ان کے گھر کا خیال رکھیں۔

6) کسی بھی قسم کی تکلیف نہ دیں۔

CUTTING LINE

Q.No 2 (xii) غزوۂ حنین سے حاصل کردہ سبق سوال نمبر 2 (xii)

غزوۂ حنین کا حوالہ:

غزوۂ حنین ۸ ہجری میں فتح مکہ کے بعد پیش آئی۔ یہ تب پیش آئی جب قریش کا حلیف قبیلہ بنو بکر نے مسلمانوں کا حلیف قبیلہ بنو خزاعہ پر حملہ کر کے معاہدے کی صلح حدیبیہ (کو توڑ دیا) کی خلاف ورزی کی۔

حاصل کردہ سبق:

غزوۂ حنین کے موقع پر مسلمانوں کے لشکر کی تعداد ۱۲ ہزار کے لگ بھگ تھی۔ اسی وجہ سے کچھ مسلمانوں نے اپنی تعداد پر ناز کیا جو اللہ کو پسند نہیں آیا۔ اسی وجہ سے (ا) شروع میں مسلمان عارضی طور پر مشکل (ت) سے گزرے۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اپنی تعداد اور مال و اسباب پر ناز کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا چاہیے کیوں کہ مال و اسباب کے (باوجود) باوجود شکست کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

EnglishKeysAcademy

Scanned with CamScanner

توحید اور اس کی اہمیت

تعارف:

اسلامی عقائد میں عقیدۂ توحید سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ عقیدۂ توحید ہی ایک مومن کی بنیاد ہے۔

معنی و مفہوم:

توحید لفظ 'وحد' سے نکلا ہے جس کے معانی یکتا جاننے کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں **اللہ تعالیٰ کو ربوبیت، الوہیت اور اسماء و صفات میں واحد و یکتا ماننا** عقیدۂ 'توحید' کہلاتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو ہی خالق، رازق اور نگران ماننا، اسی کی عبادت کرنا اور اس کی تمام صفات کو ماننا۔

اہمیت و فضیلت:

عقیدۂ توحید اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک ہے۔ جتنے بھی انبیاء کرام علیہ السلام آئے، حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تک، سب نے **توحید پر ایمان لانے کی دعوت دی۔ عقیدۂ توحید کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔** تمام عقائد میں بنیادی اہمیت کا حامل عقیدہ عقیدۂ توحید ہے۔ قرآن مجید کی سورۃ الاخلاص اور سورۃ التوحید (سے) میں عقیدۂ توحید کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرما دیجیے: وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ

Scanned with CamScanner

اپنے جوابات (سوالات اور اجزاء کے لیے) مختص جگہ پر تحریر کریں۔
Answer the Question/(Part) at the space specified.
حصہ (دوم)

Q.No 3 (Page 2) سوال نمبر 3 صفحہ نمبر 2

کسی کا باپ ہے نہ کسی کا بیٹا۔ کوئی اس کے برابر نہیں ہے۔"
(الاخلاص: ۱-۴)

یہ سورت عقیدۂ توحید کی اہمیت کا مظہر ہے۔
عقیدۂ توحید (ہی) ہی انسان کو دنیوی اور اخروی کامیابی کی طرف لے جاتا ہے۔

توحید کی اقسام:

۱) توحید ربوبیت:

توحید ربوبیت سے کہا مراد ہے کہ انسان یہ مانے کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق و مالک، رازق اور نگران ہے۔ وہ اکیلا اس کائنات کے نظام کو چلا رہا ہے۔
"اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور وہی سب کاموں کا نگران ہے۔" (الزمر: 39)

۲) توحید الوہیت:

صرف اللہ تعالیٰ کو معبود ماننا اور صرف اسی کی عبادت کرنا توحید الوہیت کے دائرے میں شامل ہے۔
"تو جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔"
(الکھف: ۱۱۰)

۳) توحید اسماء و صفات:

اللہ تعالیٰ کی صفات کو ماننا اور یہ ماننا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات صرف اسی میں ہیں توحید اسماء و صفات ہے۔
قرآن پاک میں ہے:
"اور اس (اللہ) جیسی کوئی شے نہیں"۔ (الشوریٰ: ۱۱)

اپنے جوابات (سوالات اور جزو کے لئے) مختص جگہ پر تحریر کریں۔
Answer the Question/(Part) at the space specified.
حصہ (سوئم)

Q.No 3 (Page 3) سوال نمبر 3 (صفحہ نمبر 3)

عقیدۂ توحید کے اثرات:

⇐ **عجز وانکسار:** عقیدۂ توحید سے انسان میں عجز وانکسار پیدا ہوتا ہے کیوں کہ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر چیز عطا کی گئی ہے اور وہی خالق ومالک ہے۔

⇐ **پُرسکون اور پُرامید:** عقیدۂ توحید سے انسان پُرسکون اور پُرامید ہوتا ہے کیوں کہ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ سنبھال لے گا۔

⇐ **تنگ نظری نہیں ہوتی:** عقیدۂ توحید سے انسان تنگ نظر نہیں ہوتا کیوں وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات پیدا کی ہیں۔

⇐ **بہادری:** اس عقیدے سے انسان بہادر اور غیرت مند ہوتا ہے کیوں کہ اس کو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہوتا ہے۔

⇐ **اچھے رجحانات:** اس عقیدے سے ~~انسان میں~~ ہمدردی، اور توکل جیسے منفی رجحانات کو فروغ پاتے ہیں۔

حاصلِ کلام:

مذکورہ بالا باتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ عقیدۂ توحید اسلام کا اہم ترین عقیدہ ہے۔

ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو ربوبیت، الوہیت اور اسماء وصفات میں اکیلا مانیں۔ اسی کو خالق، مالک اور رازق مانیں۔ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کی صفات کو مانیں۔ اس سے ہم دنیاوی زندگی اور آخرت کی زندگی میں کامیابی پائیں گے۔

پروردگار ہم سب کو عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے اور شرک سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

الٰہی آمین۔

CUTTING LINE

EnglishKeys Academy

Scanned with CamScanner

اپنے جوابات (سوالات اور جز کے لئے) مختص جگہ پر تحریر کریں۔
Answer the Question/(Part) at the space specified.
حصہ (سوئم)

Q.No 4 (Page 1) سوال نمبر 4 (صفحہ نمبر 1)

قسم کے اصول، اقسام اور نتائج

تعارف:

قسم کو یمین کہتے ہیں - قسم کے معنی ہیں کسی مسلمان کا اللہ تعالیٰ کا نام لے کر پختہ عزم کرنا - اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اور زندگی کے تمام معاملات میں رہنمائی فراہم کرتا ہے - اسلام قسم کے حوالے سے بھی ہدایات دیتا ہے -

قسم کے احکام:

۱) قسم کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے نام پر کھایا جائے - آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور چیز کی قسم اٹھائی تو گویا اس نے شرک کیا" (جامع ترمذی)

۲) اگر قسم کھائی جائے اور قسم کو توڑنے میں بھلائی ہے تو قسم کو توڑ کر کفارہ ادا کیا جائے -

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس شخص نے کسی کام کی قسم اٹھائی لیکن وہ سمجھتا ہے کہ بھلائی اس کی مخالف سمت میں ہے تو وہ خیر والی صورت اختیار کرے اور قسم کا کفارہ ادا کرے" (صحیح مسلم)

۳) **قسم کا کفارہ:**

قسم (ارادی قسم) توڑنے پر کفارہ ہے:

⇐ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا

⇐ دس مسکینوں کو کپڑے پہنانا

⇐ ایک غلام آزاد کرنا

CUTTING LINE

English Keys Academy

Scanned with CamScanner

⇐ تین دن مسلسل روزے رکھنا۔

ان میں سے کسی ایک کو کرنے سے کفارہ ادا ہو جاتا ہے۔

قسم کی اقسام:

۱) یمینِ منعقدہ:

یہ ارادی قسم ہے۔ جو پختہ عزم سے کھائی جاتی ہے۔ اس پر کفارہ ہے۔

۲) یمینِ غموس:

یہ جھوٹی قسم ہے۔ اس پر کفارہ نہیں ہوتا لیکن یہ گناہ کبیرہ ہے۔ اس کرنے پر توبہ کرنا ضروری ہے۔

۳) یمینِ لغو:

یہ غیر ارادی قسم ہے۔ اس پر کفارہ نہیں ہے لیکن اس سے (لغو) گریز کرنا چاہیے۔

قسم کے نتائج:

⇐ جھوٹی قسم گناہ کبیرہ ہے اور یہ دھوکے دہی ہے۔ اس سے معاشرے میں بداعتمادی اور بدامنی پیدا ہوتی ہے۔

⇐ سچی قسم سے (معاشرہ کا) معاشرے میں امن کو فروغ ملتا ہے۔

حاصلِ کلام:

مذکورہ بالا باتوں سے سبق ملتا ہے کہ ہمیں قسم اٹھاتے ہوئے اسلامی احکام کو مدِ نظر رکھنا چاہیے۔

پروردگار ہمیں سچی قسمیں کھا کر اسلامی احکام کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

EnglishKeysAcademy

CUTTING LINE

Scanned with CamScanner

اپنے جوابات (سوالات اور جز کے لیے) مختص جگہ پر تحریر کریں۔
Answer the Question/(Part) at the space specified.
حصہ (سوئم)

Q.No 5 (Page 1) ______ سوال نمبر 5 (صفحہ نمبر 1)

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

تعارف:
حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحب زادے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ ۳۸ ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا نام علی، کنیت ~~(ابوا)~~ ابوالحسن اور القابات سید الساجدین اور زین العابدین ہیں۔

تربیت:
آپ رضی اللہ عنہ نے دو سال اپنے دادا حضرت علی رضی اللہ عنہ، دس سال اپنے چچا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور تئیس سال اپنے والد ماجد حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی تربیت میں گزارے۔

عبادت و ریاضت:
حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کو زین العابدین (عبادت گزاروں کی زینت) آپ رضی اللہ عنہ کی ~~(ک)~~ عبادت کی وجہ سے کہا جاتا تھا۔

جب بھی آپ رضی اللہ عنہ نماز کے لیے وضو فرماتے تو آپ رضی اللہ عنہ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا اور جسم پر لرزا طاری ہو جاتا۔ پوچھنے والے کو بتاتے کہ "تم نہیں جانتے میں اب کس ذات کے سامنے جا کر کھڑا ہونے والا ہوں"۔

آپ رضی اللہ عنہ رات میں صدقہ و خیرات بھی دیتے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے کہ جو صدقہ رات کے اندھیرے میں دیا جائے وہ اللہ تعالیٰ کے

CUTTING LINE

Englishkeys Academy

Scanned with CamScanner

غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور سائل تک پہنچنے سے پہلے اللہ تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے۔

علمی مقام و مرتبہ:

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی پرورش علم اور دین کی بنیاد پر ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنے دور کے متقی اور فقیہ تھے اور امام اور علم کا مینار تھے۔ متعدد تابعین نے بھی آپ رضی اللہ عنہ کی تعریف بیان کی جن میں محدث اسلم زہری رحمتہ اللہ علیہ اور امام مالک رحمتہ اللہ علیہ شامل ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی دو تصانیف صحیفہ سجادیہ اور رسالتہ الحقوق معروف ہیں۔

والد سے آخری ملاقات:

آپ رحمتہ اللہ علیہ واقعہ کربلا ۶۱ ہجری میں شدید بیماری کی وجہ سے شرکت نہیں کر سکے۔ ۱۰ محرم کو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے آخری ملاقات کی۔

امام سیوطی رحمتہ اللہ علیہ

تعارف:

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا نام عبدالرحمٰن تھا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی کنیت ابوالفضل اور لقب جلال الدین (السیوطی) تھا۔

ادبی خدمات:

امام سیوطی رحمتہ اللہ علیہ کی تصانیف کی تعداد ۵۰۰ کے قریب تھی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی تصانیف درج ذیل ہیں:

۱) تفسیر جلال الدین
۲) تفسیر در منثور

Scanned with CamScanner

اپنے جوابات (سوالات اور جزو کے لئے) مختص جگہ پر تحریر کریں۔
Answer the Question/(Part) at the space specified.
حصہ (سوئم)

Q.No 5 (Page 3) .... سوال نمبر 5 (صفحہ نمبر 3)

۳) الاتقان فی علوم القرآن
۴) تاریخ الخلفا

علمی مقام و مرتبہ:

امام سیوطی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
"اللہ تعالیٰ نے مجھے سات علوم یعنی تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان اور بدیع میں کمال عطا کیا ہے۔"
آپ رحمتہ اللہ علیہ بہترین مورخ تھے۔

وفات:

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ۹۱۱ ہجری میں وفات پائی۔

حاصل کلام:

ان دو شخصیات کی تفصیل سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں اپنی علمی و ادبی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کی ضرورت ہے اور ہمیں چاہیے کہ عبادت کو کثرت سے جاری رکھیں۔
پروردگار ہمیں نیک عمل کرنے اور کثرت سے عبادت (میں) کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔
الٰہی آمین۔

EnglishKeys Academy

CUTTING LINE

Scanned with CamScanner

اپنے جوابات (سوالات اور جزو کے لئے) مخصوص جگہ پر تحریر کریں۔
Answer the Question/(Part) at the space specified.
حصہ (سوئم)

Q.No 6 (i) — سوال نمبر 6 (i)

حدیث نمبر ۱

ترجمہ:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کے بارے میں فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، قتل کرنا اور جھوٹ بولنا۔"

مفہوم و تشریح:

یہ حدیث کبیرہ گناہوں کے بارے میں علم دیتی ہے۔ کبیرہ گناہ بڑے گناہ ہوتے ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جس امر کو گناہ کبیرہ کہا وہ **اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا** ہے۔ یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔ "یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے۔" (لقمان:۱۳)

دوسرا گناہ کبیرہ **والدین کی نافرمانی** ہے۔ ہمیں والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے۔ "اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو" (بنی اسرائیل: 23)

ناحق قتل کرنا بھی کبیرہ گناہوں میں شامل ہے۔ اس کے علاوہ **جھوٹ بولنا** بھی گناہ کبیرہ ہے۔ سورۃ الفرقان میں عباد الرحمٰن کی صفات بیان ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور کبیرہ گناہوں سے بچتے ہیں۔ "وہ نہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتے ہیں، نہ ناحق قتل کرتے ہیں نہ زنا کرتے ہیں۔" (الفرقان:۶۸) - "وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے" (الفرقان: 72)

عملی زندگی سے تعلق:

یہ حدیث ہماری رہنمائی کرتی ہے کہ ہم **بڑے گناہوں (کبیرہ گناہ) سے بچیں**۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا سب سے برا عمل ہے اس سے باز رہنا چاہیے۔ والدین کی فرماں برداری کرنی چاہیے۔ کسی کو ناحق قتل نہیں کرنا چاہیے اور جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔ اگر ہم اس حدیث پر عمل پیرا ہوں گے تو **دنیاوی کامیابی** بھی حاصل کریں گے اور **آخرت میں فلاح** پائیں گے۔

پروردگار ہمیں کبیرہ گناہ سے بچنے اور نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرما۔ الٰہی آمین۔

CUTTING LINE

English Keys Academy

Scanned with CamScanner

اپنے جوابات (سوالات اور اجزا کے لیے) مختص جگہ پر تحریر کریں۔
Answer the Question/(Part) at the space specified.
حصہ (سوم)

Q.No 6 (II) — حدیث نمبر ۳ — سوال نمبر 6 (II)

ترجمہ:

" اے اللہ! مجھے نفع دینے والا علم، حلال روزی اور قبولیت والا عمل عطا کر"۔

مفہوم و تشریح:

یہ ایک دعا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی۔ اس حدیث سے فائدہ مند علم، حلال روزی اور قبول ہونے والے عمل کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس دعا میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے فائدہ دینے والا علم، حلال رزق اور قبول ہونے والا عمل مانگا ہے۔ علم تب ہی اچھا ہوتا ہے جب فائدہ مند ہو۔ روزی حلال ہوتی ہے تو اس میں برکت ہوتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اے ایمان والو! اچھے طریقے سے (اعتدال کے ساتھ روزی) طلب کرو کیوں کہ کوئی انسان اپنا رزق پورا کیے بغیر نہیں مرے گا اگرچہ اس (رزق کے حصول) میں دیر ہو جائے"

اعمال جتنے بھی نیک ہوں، اگر وہ قبول نہیں ہوتے، ان کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

عملی زندگی سے تعلق:

یہ حدیث مسلمانوں کی عملی زندگی میں گہرا اثر ڈالتی ہے۔ ہمیں اس دعا کو کثرت سے (پڑھنی) پڑھنا چاہیے تاکہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان نعمتوں سے نوازے۔ اگر ہم اس دعا کو پڑھنا معمول بنا لیں تو اللہ تعالیٰ ہمیں فائدہ مند علم، حلال رزق اور قبول ہونے والے اعمال عطا کرے گا جو دنیوی اور اخروی کامیابی کا راستہ ہے۔ پروردگار ہم سب کو اسوۂ نبوی پر عمل کرکے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرما۔ الٰہی آمین۔

CUTTING LINE

EnglishKeysAcademy
Scanned with CamScanner